کیا غریب کافر کو زکوۃ دے سکتے ہیں؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13099

تاریخ اجراء: 25 ربیع الثانی 1445ھ / 10 نومبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی غیر مسلم کافی غریب ہو، تو کیا اس غیر مسلم کی زکوٰۃ کی رقم سے مدد کی جاسکتی ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

کافر خواہ حربی ہو یا ذمی بالاتفاق اُسے زکوۃ دینا جائز نہیں، کیونکہ زکوٰۃ کی درست ادائیگی کے لیے ضروری ہے کہ خالصۃً اللہ عزوجل کی رضا کے لیے اپنا ہر قسم کا نفع ختم کرکے کسی غیر ہاشمی مستحقِ زکوٰۃ مسلمان کو زکوٰۃ کی نیت سے اس رقم وغیرہ کا مالک بنادیا جائے۔

زکوۃ کی شرعی تعریف تنویر الابصار میں ان الفاظ کے ساتھ کی گئی ہے: ”ھی تملیک جزء مال عینه الشارع من مسلم فقیر غیر ھاشمی ولا مولاہ مع قطع المنفعة عن الملک من کل وجه للہ تعالیٰ۔“ یعنی اللہ عزوجل کی رضا کے لئے شارع کی طرف سے مقرر کردہ مال کے ایک جزء کا مسلمان فقیر کو مالک کردینا، جبکہ وہ فقیر نہ ہاشمی اور نہ ہی ہاشمی کا آزاد کردہ غلام ہو اور اپنا نفع اس سے بالکل جدا کرلیا جائے۔ (تنویر الابصار مع درمختار، ج 03، ص 206-203، مطبوعہ کوئٹہ)

زکوۃ صرف مسلمان فقراء ہی کو دی جائے گی۔ جیسا کہ ترمذی شریف کی حدیثِ مبارک میں ہے: ”عن ابن عباس أن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بعث معاذا إلی الیمن فقال له إنك تأتي قوما أهل كتاب۔۔۔۔ فأعلمهم أن اللہ افترض علیهم صدقة في أموالهم **تؤخذ من أغنیائهم وترد علی فقرائهم**“ یعنی حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جب حضرت سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا کہ تم اہل کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جارہے ہو۔۔۔ تم انہیں یہ بات

بتادینا کہ اللہ عزوجل نے ان کے مالوں میں زکوۃ فرض کی ہے، یہ زکوۃ ان کے مال داروں سے لے کر ان کے فقراء کو دی جائے گی۔ (الجامع الصحیح سنن الترمذي، کتاب الزکاۃ، حدیث 625، ج 03، ص 12، مطبعة المصطفی البابی، ملتقطاً)

مذکورہ بالا حدیثِ مبارک کے تحت علامہ ابنِ حجر عسقلانی علیہ الرحمہ فتح الباری میں فرماتے ہیں: "وأن الزکاۃ لا تدفع إلی الکافر لعود الضمیر في فقرائھم إلی المسلمین۔ "یعنی کافروں کو زکوۃ نہیں دی جاسکتی کیونکہ "فقرائھم" "میں" ھم "کی ضمیر مسلمانوں کی طرف لوٹ رہی ہے۔ (فتح الباری شرح صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، ج 03، ص 360، دار المعرفة، بیروت)

غیر مسلم کو زکاۃ دینا جائز نہیں۔ جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے: "لا یجوز صرف الزکاۃ الی الکافر بلا خلاف لحدیث معاذ رضي اللہ عنہ: خذ من أغنیائھم وردھا الی فقرائھم أمر بوضع الزکاۃ في فقراء من یؤخذ من أغنیائھم وھم المسلمون فلا یجوز وضعھا في غیرھم۔ "یعنی بغیر کسی اختلاف کے کافر کو زکوۃ دینا جائز نہیں، حضرتِ معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وجہ سے کہ یہ مال تم مسلمانوں کے اغنیاء سے لو اور مسلمانوں کے فقراء کو لوٹادو، پس یہاں مسلمان اغنیاء سے وصول ہونے والی زکوۃ کو انہی کے فقراء میں خرچ کرنے کا حکم دیا گیا اور وہ مسلمان ہیں پس مسلمانوں کے علاوہ کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔ (بدائع الصنائع، کتاب الزکاۃ، ج 02، ص 49، دار الکتب العلمیة، بیروت)

فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ شامی وغیرہ کتبِ فقہیہ میں ہے: "والنظم للاول" وأما أھل الذمة فلا یجوز صرف الزکاۃ إلیھم بالاتفاق ـــــ أما الحربي المستأمن فلا یجوز دفع الزکوۃ والصدقة الواجبة إلیه بالإجماع۔ "یعنی ذمی کافر کو زکوۃ دینا بالاتفاق جائز نہیں ـــــ رہی بات حربی اور مستامن کافر کی تو انہیں بالاجماع زکوۃ اور صدقاتِ واجبہ دینا جائز نہیں۔ (الفتاوی الھندیة، کتاب الزکاۃ، ج 01، ص 188، مطبوعہ پشاور، ملتقطاً)

بہارِ شریعت میں ہے: "زکاۃ شریعت میں اللہ (عزوجل) کے لیے مال کے ایک حصہ کا جو شرع نے مقرر کیا ہے، مسلمان فقیر کو مالک کر دینا ہے اور وہ فقیر نہ ہاشمی ہو، نہ ہاشمی کا آزاد کردہ غلام اور اپنا نفع اُس سے بالکل جدا کرلے۔" (بہارشریعت، ج 01، ص 874، مکتبة المدینہ، کراچی)

مزید کچھ صفحات آگے صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں: "**ذمی کافر کو نہ زکاۃ دے سکتے ہیں، نہ کوئی صدقہ واجبہ جیسے نذر و کفارہ و صدقہ فطر اور حربی کو کسی قسم کا صدقہ دینا جائز نہیں نہ واجبہ نہ نفل**، اگرچہ وہ دار الاسلام میں

بادشاہِ اسلام سے امان لے کر آیا ہو۔ ہندوستان اگرچہ دارالاسلام ہے مگر یہاں کے کفّار ذمّی نہیں، انھیں صدقات نفل مثلاً ہدیہ وغیرہ دینا بھی ناجائز ہے۔“ (بہارِ شریعت، ج01، ص931، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net